بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

ذمیوں کے حقوق

سید جلال الدین عمری

اسلامی ریاست کی غیر مسلم رعایا کو 'ذمی' کہا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کو اس قدر مسخ کیا گیا اور بھیانک بنا دیا گیا ہے کہ اس کے زبان پر آتے ہی مظلومی اور محکومی، محرومی اور مجبوری اور ذلت و رسوائی کا تصور ابھرنے لگتا ہے۔ یہاں اس کی براہِ راست تردید کی جگہ اسلامی ریاست میں ذمی کی صحیح حیثیت واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی اس سے خود بخود یہ بات نکھر کر سامنے آجائے گی کہ یہ ایک مسخ شدہ تصور ہے جو اسلامی تعلیمات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔

ذمی کا معنی و مفہوم

بحث کو آگے بڑھانے سے پہلے ذمی کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ذمہ کے معنی عہد و پیمان، ضمانت، قابلِ احترام قول و قرار اور حق کے ہیں۔ اسی سے ذمی یا اہل ذمہ ماخوذ ہے۔ لسان العرب میں ہے۔

سمی اهل الذمة ذمة لدخولهم فی عهد المسلمین وامانهم [1]	اہل ذمہ کو ذمی اس لیے کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے عہد و پیمان اور امان میں وہ داخل ہیں۔

اسی ذیل میں کہا گیا ہے۔

الذمة هی الامان۔ لهذا سمی المعاهد ذمیا لانه اعطی الامان علی ذمة الجزیة التی توخذ منه [2]	ذمہ کے معنی امان کے ہیں۔ اسی وجہ سے معاہد کو ذمی کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ جو جزیہ اس سے لیا جاتا ہے اس کی بنیاد پر اسے امان دی گئی ہے۔

---

[1] ابن منظور، لسان العرب۔ مادہ ذ،م،م [2] حوالہ سابق۔